



## سوال

(213) رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز میں بعد رکوع کے ہاتھ باندھنا صحیح ہے یا نہیں۔ اس بارہ میں مسئلہ سمجھنے کی غرض سے چند ایک عبارات پیش خدمت ہیں کچھ وقت نکال کر وضاحت فرمادیں شکرًا جزیلًا جزاک ا  
خیراً۔

«عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلَاةِ قَبَضَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ» النسائي جلد 1 ص 105 کتاب افتتاح باب وضع اليمين على شمال في  
الصلوة) (الصلوة)

اور نیز مسلم شریف ص ۹۰ کی روایت میں آپ ﷺ سے طویل دعا مروی ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک روایت میں کہتے ہیں: «ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِنَ الرُّكُوعِ  
الْحَدِيثِ (صحیح ابوعوانہ ص 136 ج 2) (رکوع کے بعد رکوع کے قریب لمبا قیام فرمایا تو ہاتھ باندھنے ضروری ہوئے) اور حنفی عالم علامہ ابو بکر کاسانی اپنی کتاب بدائع الصنائع  
ص ۵۲ ج ۱ میں لکھتے ہیں "وَكَذَلِكَ مَرُومِيٌّ عَنْ أَبِي عَتِيفَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ كَمَا يَضَعُ يَمِينَهُ عَلَى يَسَارِهِ فِي الصَّلَاةِ" اور علامہ عبدالحی لکھنوی اس مسئلہ سے متعلق طویل بحث کے بعد لکھتے ہیں کہ  
"... لا مَضَا لَهْ فِي اخْتِيَارِهِ بَعْدَ ظُهُورِ مُوَافَقِيهِ" (شرح الوقایہ ج 1 ص 159) ان حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ بعد رکوع قیام کی صورت میں ہاتھ باندھ لینے چاہئیں اور رسول اللہ  
ﷺ سے قولاً، فعلاً، تقریراً بھی ثابت ہے جبکہ رفع الیدین نماز میں صرف فعلاً اور تقریراً ثابت ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

آپ نے رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کے لیے دلیل پیش فرمائی ہے :

«عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلَاةِ قَبَضَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ» النسائي- کتاب الافتتاح ج 1 ص 105)

”واثل بن حجر فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ کھڑے ہوتے تھے تو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے بائیں ہاتھ کو پکڑتے تھے“ انتہی۔

آپ کی دلیل کے سلسلہ میں گزارش ہے کہ جو لفظ آپ نے ذکر فرمائے وہ واقعی قیام قبل رکوع اور قیام بعد رکوع دونوں کو شامل ہیں مگر یہ عموم مراد نہیں بلکہ اس سے صرف  
خاص قیام قبل رکوع مراد ہے اس کی دلیل یہی واثل بن حجر رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے جس کے لفظ صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۴۳ اور مسند احمد ج ۲ ص ۳۱۸، ۳۱۹ میں یوں ہیں



«عَنْ أَبِيهِ وَأَبْلِ بْنِ جُبْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَثْرًا وَصَفَّ بِنَامٍ جِيَالٍ أُذُنِيَّةٍ، ثُمَّ التَّحَفَّ بِثَوْبِهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ الثَّوْبِ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا»

”حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو دیکھا جب نماز میں داخل ہوئے رفع الیدین کیا اللہ اکبر کہا بہام (حدیث کا راوی ہے) نے اپنے کانوں کے برابر کر کے دکھایا پھر آپ نے اپنے کپڑے کو لپٹا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا کپڑے سے اپنے دونوں ہاتھوں کو نکالا پھر رفع الیدین کیا“ الحدیث۔

اہل علم جانتے ہیں کہ لفظ ”ثم“ اور فاء دونوں ترتیب کے لیے آتے ہیں تو آپ «ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ» الخ کے الفاظ پر غور فرمائیں تو بخوبی سمجھ جائیں گے کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے تکبیر تحریمہ اور رکوع کے درمیان ہاتھ باندھنے کو دیکھا اور بیان فرمایا ہے تو وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے یہ الفاظ دلالت کر رہے ہیں کہ ان کی حدیث کے الفاظ «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ قَائِمًا قَبْضَ» الخ اور الفاظ «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ قَائِمًا قَبْضَ» نیز الفاظ «وَرَأَيْتُهُ مُرَكَّبًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ» سے مراد قیام قبل الركوع ہے۔

پھر صحیح ابن خزیمہ ج ۱ ص ۲۳۲ میں وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے الفاظ ہیں :

«قَالَ: أَرَيْتُ الْهَدْيَةَ، فَهَلَّتْ: لِأَنْظُرَ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَرَأَيْتُ حِينَ فَتَحَ الصَّلَاةَ كَثْرًا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَرَأَيْتُ ابْنَامِيَّةَ بِحِذَائِي أُذُنِيَّةٍ، ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ قَرَأَ»۔ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ»

یہ الفاظ صاف صاف بتا رہے ہیں کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان ہاتھ باندھنے کو دیکھا اور بیان فرمایا چنانچہ امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے ان الفاظ پر باب منعقد فرمایا ہے «بَابُ وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ» تو امام صاحب موصوف ان الفاظ کے ساتھ باب منعقد فرما کر اشارہ کر رہے ہیں کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے الفاظ جہاں کہیں عام وارد ہوئے ہیں مثلاً

”إِذَا كَانَ قَائِمًا“ اور ”فِي الصَّلَاةِ“ ان سے مراد قیام فی الصلوٰۃ قبل القراءۃ ہی ہے۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

## احکام و مسائل

### نماز کا بیان ج 1 ص 185

#### محدث فتویٰ